دعا اور دوا
کے مسنون آداب

زندگی کے ہر شعبے سے متعلق مستند دعائیں
روحانی وجسمانی علاج کا مسنون طریقہ

تالیف / فضیلۃ الشیخ
عبدالخالق محمد صادق حفظہ اللہ

نظرثانی / فضیلۃ الشیخ
ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

تخریج: مولانا محمد عمران اقبال حفظہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

دُعا اور دَوا

کے مسنون آداب

abaquddusia.com

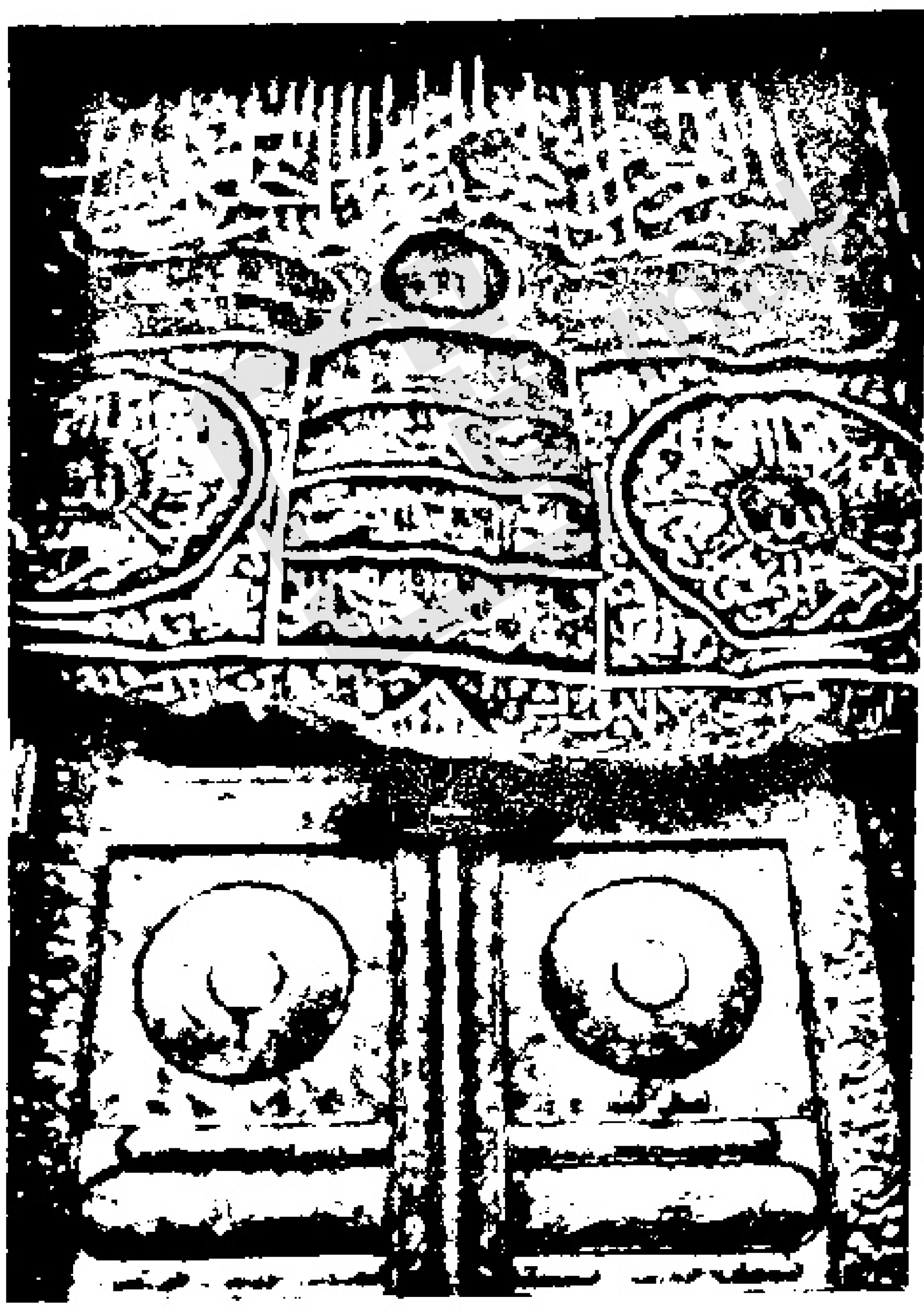

زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق مستند دعائیں

روحانی و جسمانی علاج کا مسنون طریقہ

تالیف / فضیلۃ الشیخ

عبدالخالق محمد صادق حفظہ اللہ

نظرِ ثانی / فضیلۃ الشیخ

ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

تخریج: مولانا محمد عمران اقبال حفظہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

- عزیمت اور سنجیدگی 44
- اصرار و تکرار 46
- تصنع سے اجتناب 46
- ادب اور تواضع 47
- حضور قلب 47
- یقین کامل 47
- جامع کلمات 48
- رونا اور آنسو بہانا 48
- اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا وسیلہ 49
- نیک اعمال کا وسیلہ 51
- دعا کے آخر میں درود پڑھنا اور آمین پر دعا ختم کرنا 51
- برگزیدہ ہستیوں کو وسیلہ یا واسطہ بنانا 51
- قبولیت دعا کے اسباب 57
- وہ لوگ جن کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے 58
- والدین 58
- مسافر 58
- مظلوم 59
- روزہ دار 59
- حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا 60
- ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والا 61
- عادل حکمران 61
- نیک اولاد 61

maktabaquddusia.com

مضامین

- عرضِ ناشر 20
- تقریظ 25
- پیش لفظ 27
- دعا کا مفہوم 30
  - شرعی مفہوم 30
- دعا 31
- دعا کی فضیلت واہمیت 33
  - دعا اور تقدیر کے متعلق ایک شبہے کا ازالہ 35
  - ایک شبہ 37
  - اللہ تعالیٰ کے حضور پیغمبروں کی التجائیں: 37
- آدابِ دعا 39
  - وضو 39
  - استقبال قبلہ 40
  - ہاتھ اٹھانا 40
  - حمد وثنا اور درود وسلام 41
  - استغفار 42
  - پہلے اپنے لیے دعا کرنا 43

maktabaquddusia.com

عرضِ ناشر

ابتدائی زمانے کے انسانوں کو جہد للبقا کے سلسلے میں بڑے کٹھن مرحلے پیش آتے تھے۔ ان کا سب سے بڑا مسئلہ خوف تھا۔ وہ ہر آن ڈرتے تھے۔ وہ وحشی درندوں اور سانپ بچھوؤں سے ڈرتے تھے۔ زلزلوں سے کانپتے تھے۔ سیلاب سے لرزتے تھے۔ طوفان بادوباراں آتا تھا تو بھاگ کر غاروں میں چھپ جاتے تھے۔ آندھیاں آتی تھیں، جنگل لہراتے تھے، بجلی چمکتی تھی، بادل گرجتے تھے، اولے پھوٹتے تھے، شعلے لپکتے تھے، دھواں پھیلتا تھا، چٹانیں گرتی تھیں۔ انسانوں کی ٹولیاں یہ سارے مظاہر دیکھتی تھیں اور خوف کے مارے غاروں کی تاریکی میں دبکی بیٹھی رہتی تھیں۔ انھیں بالکل معلوم نہ تھا کہ وہ کیوں پیدا ہوئے ہیں؟ زندگی کیا ہے؟ اور کس لیے دی گئی ہے؟؟

یہی حالت آج بھی ہے۔ بلکہ ماضی کے مقابلے میں آج اسباب دہشت اور احساسِ عدم تحفظ میں بدرجہا اضافہ ہو گیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی نے آج کے انسان کو یہ تو بتا دیا ہے کہ زرعی اور صنعتی ترقی کس طرح کی جائے؟ مگر یہ نہیں بتایا کہ ترقی کی بدولت جو ثروت اور خوش حالی پیدا ہو، وہ کس مصرف میں کس طرح بروئے کار لائی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مادہ پرست انسانوں کا خبثِ باطن اندھی دولت کے وسیلے سے قیامت خیز بم ایجاد کر رہا ہے۔ آج ان بموں کے دھماکوں سے افغانستان اور عراق میں ہر طرف لاشیں تڑپتی نظر آ رہی ہیں اور سارا عالم اسلام خوف زدہ ہے کہ نہ جانے کب کوئی صلیبی باؤلا ایٹم بم برسا دے اور خیابانِ زندگی کو راکھ کا ڈھیر بنا کر رکھ دے۔ ایسے خطرات سے تحفظ کی واحد صورت یہی ہے کہ ہم اللہ رب العزت سے اپنا

تعلق مضبوط کریں، علم و تحقیق کی دنیا میں آگے بڑھیں اور زمانے اور زندگی کے چیلنجوں کا مقابلہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مقاصد جلیلہ کے لیے پیدا فرمایا ہے اور اسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا ہے۔ اللہ رب العزت سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ انسان کمزور ہے۔ اسے کوئی پسندیدہ چیز مل جاتی ہے تو فوراً خوشی سے نہال ہو جاتا ہے اور جونہی کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو ایک دم مرجھا جاتا ہے اور رنجیدہ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بے حد کریم اور شفیق ہے۔ اسے انسانوں کی اس حالت پر رحم آیا اور اس نے از راہ لطف و کرم انسان کی رہبری کے لیے اپنے برگزیدہ پیغمبر بھیجے۔

انھوں نے انسانوں کو بتایا کہ تم بے مقصد پیدا نہیں ہوئے۔ تمھیں اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اعزاز عطا کیا ہے۔ تمھیں اپنی بندگی کے لیے بنایا ہے۔ وہی تمھارا خالق و مالک ہے۔ تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ وہی تمھیں پالتا ہے۔ اور وہی ہے جو تمھیں خوف سے نجات دے سکتا ہے۔ اس لیے سچے دل سے اسی کے ہو جاؤ۔ اسی کی بندگی کرو۔ اسی کو چاہو، اسی پر ریجھ جاؤ، اسی کے لیے تڑپو۔ اسی کی یاد سے سرشار رہو۔ اسی کو اپنا ملجا و ماویٰ جانو۔ اپنی ہر ضرورت اسی کے حضور پیش کرو اور اسی سے مدد مانگو۔ اگر تم اُس کے ہو جاؤ گے تو وہ بھی تمھارا ہو جائے گا اور تمھاری ہر ضرورت پوری فرمائے گا، ہر خوف سے نجات دلائے گا اور تمھارے سارے غموں کا مداوا کر کے تمھیں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کے زمرے میں شامل کر دے گا۔

دعا کا مطلب ہی مانگنا اور دستِ سوال دراز کرنا ہے۔ مانگنے کے بھی آداب ہوتے ہیں۔ کسی معمولی سے افسر سے بھی کوئی کام ہو تو اس کے لیے درخواست لکھنی پڑتی ہے اور متعلقہ افسر کے واجبی ادب کا دھیان رکھنا پڑتا ہے۔ آداب کی کتنی اہمیت ہے؟ یہ بات فانی بدایونی نے واضح کر دی ہے۔

صرف اپنے لیے بلکہ پوری امت کے لیے امن وسکون صلاح وفلاح اور حسنات وبرکات کی دعائیں مانگیں۔

زیرِ نظر کتاب'' آداب الدعاء والدواء'' رسالت مآب ﷺ کی دعاؤں کا بابرکت مجموعہ ہے۔...... صفحات پر مشتمل دعاؤں کی یہ جامع کتاب مولانا عبدالخالق محمد صادق نے بڑی محنت اور سلیقے سے مرتب کی ہے۔ ان دعاؤں میں زمانے اور زندگی کے ہر مسئلے کے حل، ہر مصیبت کے ازالے اور ہر مشکل آسان ہو جانے کی تیر بہدف تاثیر موجود ہے ۔ یہ سب دعائیں صحیح احادیث سے ماخوذ ہیں۔ ہر دعا کے ساتھ اس کے مآخذ کا حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔کوئی چیز پایۂ اعتبار سے گری ہوئی نہیں ہے، اگر کوئی توضیح طلب روایت ہے بھی تو علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتب کا حوالہ دے کر اُس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

دارالسلام مسنون دعاؤں کا یہ مجموعہ اس التجا کے ساتھ شائع کر رہا ہے کہ ان دعاؤں کو حرزِ جان بنا لیجیے۔ گناہوں سے دور بھاگیے ۔زندگی کے تمام فرائض ومعمولات اللہ تعالیٰ کے احکام اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق انجام دیجیے اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر دعائیں مانگیے۔تڑپ تڑپ کر مانگیے۔ رات کے اندھیرے میں مانگیے ۔ دن کے اجالے میں مانگیے ۔ متواتر مانگیے۔اس کے منتظر نہ رہیے کہ فوراً کشودِ کار ہو جائے۔اس کی بارگاہ عالی میں ابدی سوالی بنا رہنا بھی لذت وحلاوت سے خالی نہیں۔اس سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیے۔بس استقامت سے مانگتے رہیے۔

ع...... یا بم اُو را یا نہ یا بم جستجوئے می کنم!

ایک نہ ایک دن حالات کی آستینوں سے قادرِ مطلق کا کارساز ہاتھ نکلے گا اور آپ کی طلب کے سارے جام بھر دے گا۔ اہل دنیا کی دریوزہ گری کب تک ؟ اب تک بُتوں سے اُمیدیں اور دنیاوی جاہ وجلال والوں سے توقعات وابستہ کر کے دیکھ لیا۔ کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ اب ذرا اس

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ أَمَّا بَعْدُ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جن وانس کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا، اپنی بندگی اور عبادت کا حکم دیا اور یہی حکم اپنے انبیائے کرام ﷺ کے ذریعے سے اپنے بندوں کو پہنچایا۔ اسی عبادت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ دعا کے معنی ہیں پکارنا، سوال کرنا، مانگنا، طلب کرنا اور بلانا۔ دعا سے گویا انسان اظہارِ بندگی کرتا ہے، اپنی محتاجی اپنی ناتوانی اور بے کسی کا اعتراف کرتا ہے اور یہ اعتراف صرف زبان ہی سے نہیں دل کی گہرائیوں سے کرتا ہے، گڑگڑاتا ہے، دل کھول کر روتا ہے، عرقِ انفعال سے اپنا چہرہ تر کرلیتا ہے اور چیخ چیخ کر عرض کرتا ہے۔

الٰہی! شاہ تو ہے میں گدا ہوں
الٰہی! تو غنی میں بے نوا ہوں
الٰہی! تو غفور اور میں گنہگار
الٰہی! تو کریم اور میں گرفتار
الٰہی! تو قوی اور ناتواں میں
الٰہی! تو کہاں ہے اور کہاں میں

دل وجان سے یہ اظہارِ بندگی، عبادت ہی نہیں بلکہ افضل ترین عبادت ہے۔ یہ مومن کا

maktabaquddusia.com

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ أَمَّا بَعْدُ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَارِجِ الْهَمِّ كَاشِفِ الْغَمِّ مُجِيبِ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ الْقَائِلِ فِي كِتَابِهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى الْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ الْقَائِلِ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ أَمَّا بَعْدُ:

قانون فطرت ہے کہ محتاج اپنی حاجت برآری اور مصیبت زدہ اپنے دکھ سے نجات پانے کے لیے اس کی طرف رجوع کرتا ہے جو اس کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کر سکے۔ فطرت سلیمہ تقاضا کرتی ہے کہ انسان اپنی تمام ضروریات، مصائب اور تکالیف کے وقت بارگاہ الٰہی میں